سنت مؤکدہ کی جگہ قضا نماز پڑھ سکتے ہیں؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:FAM-0214 تاریخ:01-12-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کوئی شخص سنتِ مؤکدہ کی جگہ قضا نمازیں ادا کرے، اس کے لیے کیا حکم ہے؟ نیز اگر کوئی امام ایسا کرے، تو اس کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

سنتِ مؤکدہ کی جگہ قضا نمازیں ادا کرنا شرعاً درست نہیں۔ جس کے ذمے قضا نمازیں باقی ہوں، وہ شخص بھی سُنَنِ مؤکدہ لازماً پڑھے گا کہ اِن کی شریعت میں بہت تاکید آئی ہے، یہاں تک کہ جو سنتِ مؤکدہ کو بلا عذرِ شرعی صرف ایک آدھ بار ترک کرے، تو ایسا کرنا اِساءت یعنی بُرا ہے اور ایسا شخص قابلِ ملامت ہے، اور جو اُس کے ترک کی عادت بنا لے، تو ایسا شخص فاسق، گنہگار اور مستحقِ عذاب ہے۔

اس تفصیل کے مطابق اگر کوئی شخص سنت مؤکدہ کو ترک کر کے، اُس کی جگہ قضا نماز ادا کرے، تو اگر ایسا کرنا صرف ایک آدھ دفعہ ہی اس سے ثابت ہو، تو ایسا شخص قابلِ ملامت و عتاب ہو گا، مگر فاسق و گنہگار نہیں، ہاں اگر یہ ترک اُس سے عادتاً ثابت ہو کہ کئی بار اُس نے سنت مؤکدہ کو ترک کر کے اُس کی جگہ قضا نمازیں ادا کی ہوں، تو اب ایسا شخص ضرور فاسق و گنہگار ہو گا، اس پر لازم

ہو گا کہ اپنے اِس گناہ سے توبہ کرے اور آئندہ سنتِ مُؤکدہ کو پابندی سے ادا کرے۔ نیز ایسا شخص اگر امام ہو تو نادراً سنت مؤکدہ کے ترک کی صورت میں، تو وہ فاسق ہی نہیں ہو گا، لہذا اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہو گا اور جہاں تک عادتاً ترک کے ثابت ہونے پر اُس کے پیچھے نماز پڑھنے کی بات ہے ، تو ظاہر ہے کہ اس صورت میں اگرچہ وہ اِس ترک سے فاسق ہو جائے گا، لیکن چونکہ اُس کا یہ فسق اِعلانیہ نہیں کہ یہ ایک خفیہ معاملہ ہے، اس کے بتائے بغیر معلوم نہیں ہو سکتا، لہٰذا فسق اعلانیہ کے نہ پائے جانے کی وجہ سے اُس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہو گا، مگر اس صورت میں اس کے پیچھے اقتدا کرنا مکروہ تنزیہی یعنی ناپسندیدہ ضرور ہو گا، البتہ اگر امام نے خود سے ہی لوگوں کو بتادیا ہو کہ وہ سنت مؤکدہ کو ترک کر کے اس کی جگہ قضا نمازیں ادا کرتا ہے، جس کی وجہ سے امام کا سنت مؤکدہ کا تارک ہونا لوگوں میں مشہور و معروف ہو چکا ہو، تو اب لوگوں پر اُس کا فسق ظاہر و آشکار ہو جانے کی وجہ سے وہ امام فاسق معلن ہو جائے گا اور فاسق معلن ہو جانے کی وجہ سے اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہو گا یعنی اسے امام بنا کر اس کے پیچھے نماز پڑھنا گناہ ہو گا، اگر پڑھ لی ہو، تو اس نماز کو پھیرنا واجب ہو گا۔

سنت مؤکدہ کو ترک کر کے اس کی جگہ قضا نمازیں ادا نہیں کر سکتے، جیسا کہ حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے: ”والاشتغال بقضاء الفوائت أولی وأهم من النوافل الا السنة المعروفة وصلاة الضحی وصلاة التسبيح والصلاة التی وردت فی الأخبار فتلك بنية النفل وغيرها بنية القضاء كذا فی المضمرات عن الظهيرية وفتاوی الحجة ومراده بالسنة المعروفة المؤكدة وقوله وغيرها بنية القضاء مراده به أن ينوی القضاء اذا أراد فعل غير ما ذكر فانه الأولی بل المتعين“ ترجمہ: قضا نمازوں کی ادائیگی میں مشغول ہونا یہ نوافل پڑھنے سے زیادہ اہم و اَولیٰ ہے، سوائے معروف سنتوں کے اور چاشت و تسبیح کی نماز کے اور

اس نماز کے، جس کے بارے میں اخبار وارد ہوئی ہیں۔ یہ نمازیں نفل کی نیت سے پڑھے اور اس کے علاوہ قضا کی نیت سے پڑھے۔ ایسا ہی مضمرات میں ظہیریہ اور فتاوی الحجۃ کے حوالے سے ہے۔ معروف سنتوں سے مراد مؤکدہ سنتیں ہیں اور یہ جو کہا کہ "اس کے علاوہ قضا کی نیت سے پڑھے۔ "تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ان مذکورہ نمازوں کے علاوہ کوئی نماز پڑھنا چاہے، تو قضا کی نیت کرلے، کیونکہ یہ زیادہ اولیٰ ہے، بلکہ یہی متعین ہے۔

(حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، صفحہ 447، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہار شریعت میں لکھتے ہیں: "قضا نمازیں نوافل سے اہم ہیں یعنی جس وقت نفل پڑھتا ہے، اُنہیں چھوڑ کر اُن کے بدلے قضائیں پڑھے کہ بری الذمہ ہو جائے، البتہ تراویح اور بارہ رکعتیں سنت مؤکدہ (یعنی فجر کی 2 سنتیں، ظہر کی 6 سنتیں، مغرب کی 2 سنتیں، عشاء کی 2 سنتیں) نہ چھوڑے۔"

(بہارِ شریعت، جلد 1، حصّہ 4، صفحہ 706، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سنت مؤکدہ کے ترک کا حکم بیان کرتے ہوئے، سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: "سنت مؤکدہ کا ایک آدھ بار ترک گناہ نہیں، ہاں بُرا ہے اور عادت کے بعد گناہ و ناروا ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 1، حصہ دوم، صفحہ 911، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

سنت مؤکدہ نمازوں کے ترک کا حکم بیان کرتے ہوئے، فتاوی رضویہ میں ہی ایک مقام پر ارشاد فرماتے ہیں: "شبانہ روز میں بارہ رکعتیں سنت مؤکدہ ہیں، دو صبح سے پہلے، اور چار ظہر سے پہلے اور دو بعد، اور دو مغرب و عشاء کے بعد، جو ان میں سے کسی کو ایک آدھ بار ترک کرے مستحق ملامت و عتاب ہے۔ اور ان میں سے کسی کے ترک کا عادی گنہگار و فاسق و مستوجب عذاب ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 6، صفحہ 509، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہار شریعت میں لکھتے ہیں :
"سنتیں بعض مؤکدہ ہیں کہ شریعت میں اس پر تاکید آئی، بلاعذر ایک بار بھی ترک کرے، تو مستحقِ ملامت ہے اور ترک کی عادت کرے، تو فاسق، مردود الشہادۃ، مستحقِ نار ہے اور بعض ائمہ نے فرمایا کہ "وہ گمراہ ٹھہرایا جائے گا اور گنہگار ہے اگرچہ اس کا گناہ واجب کے ترک سے کم ہے۔" تلویح میں ہے کہ اس کا ترک قریب حرام کے ہے، اس کا تارک مستحق ہے کہ معاذ اللہ! شفاعت سے محروم ہو جائے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم نے فرمایا: "جو میری سنت کو ترک کرے گا، اسے میری شفاعت نہ ملے گی۔"

(بہارشریعت، جلد1، حصہ4، صفحہ662، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اعلانیہ اور خفیہ گناہ کرنے سے متعلق، سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: "گناہ کبیرہ خفیہ ہو یا اعلانیہ فاسق کر دینے میں برابر ہے، مگر ایسا خفیہ جس پر بندے مطلع نہ ہوں، بندے اس پر حکم نہیں کرسکتے کہ بے جانے حکم کیونکر ممکن؟"

(فتاوی رضویہ، جلد6، صفحہ486، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

فاسق معلن کے پیچھے نماز پڑھنے سے متعلق حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار میں ہے: "فی تقدیمہ تعظیمہ وقد وجب علیھم اھانتہ شرعا، ومفاد ھذا کراھۃ التحریم فی تقدیمہ"
ترجمہ: فاسق کو امام بنانے میں اس کی تعظیم ہے اور ان پر شرعا اس کی توہین کرنا ضروری ہے، اور اس کا مفاد یہ ہے کہ فاسق کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے۔

(حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار، جلد2، باب الامامۃ، صفحہ262، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

فاسقِ معلن اور فاسقِ غیر معلن کے پیچھے نماز پڑھنے سے متعلق، سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: "فاسق وہ کہ کسی گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا اور وہی فاجر ہے اور کبھی فاجر خاص زانی کو کہتے ہیں، **فاسق کے پیچھے نماز مکروہ ہے، پھر**

اگر معلن نہ ہو یعنی وہ گناہ چھُپ کر کرتا ہو معروف و مشہور نہ ہو، تو کراہت تنزیہی ہے یعنی خلاف اولیٰ، اگر فاسق معلن ہے کہ علانیہ کبیرہ کا ارتکاب یا صغیرہ پر اصرار کرتا ہے، تو اُسے امام بنانا، گناہ ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی کہ پڑھنی گناہ اور پڑھ لی ہو، تو پھیرنی واجب۔"

(فتاوی رضویہ، جلد6، صفحہ601، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

فتاوی رضویہ ہی میں ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا: "افیونی اور بلاعذر شرعی تارکِ صومِ رمضان فاسق اور اُن کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے کہ پڑھنا گناہ اور پھیرنا واجب جبکہ اُن کا فسق (لوگوں پر) ظاہر و آشکار ہو اور اگر مخفی ہو جب بھی کراہت سے خالی نہیں۔"

(فتاوی رضویہ، جلد6، صفحہ606، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

16 جُمادَی الاُوْلیٰ 1445ھ/01 دسمبر 2023ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے